احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳	جمعرات: ۱۳- رجب ۱۴۱۳ھ، ۷- صلح ۱۳۷۲ہش، ۷- جنوری ۱۹۹۳ء	نمبر ۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کو لازم ہے کہ وقت کی قدر کرے

عمر دم بدم گذرتی اور برف کی طرح پگھلتی جاتی ہے اور اس وقت کا علم نہیں جب یہ تمام ہو۔ اس لئے انسان کو لازم ہے کہ اپنے وقت کی قدر کرے اور عمر کو غنیمت سمجھے اور ان تھوڑے سے دنوں میں جو اس کو مل گئے ہیں مولا کریم سے ایسا معاملہ کرے کہ ان کے گذرنے پر اس کو عظیم الشان آرام گاہ حاصل ہو۔ بڑے بدبخت ہیں وہ جو اپنے بیوی بچے کے آرام کیلئے دین برباد کرتے ہیں یاد رکھیں کہ مال۔ اسباب۔ عزیزوں۔ رشتہ داروں سے برخوردار ہونا اور فائدہ اٹھانا محض مولا کریم کے فضل پر منحصر ہے۔ (ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الاوّل)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پس تم ایسے ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ کے ارادے تمہارے ارادے ہو جاویں اسی کی رضا میں رضا ہو۔ اپنا کچھ بھی نہ ہو۔ سب کچھ اس کا ہو جاوے۔ صفائی کے یہی معنے ہیں کہ دل سے خدا تعالیٰ کی عملی اور اعتقادی مخالفت اٹھا دی جاوے۔ خدا تعالیٰ کسی کی نصرت نہیں کرتا جب تک وہ خود نہیں دیکھتا کہ اس کا ارادہ میرے ارادے اور اس کی مرضی میری رضا میں فنا نہیں ہے۔ مَیں کثرتِ جماعت سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔ اب اگرچہ چار لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے مگر حقیقی جماعت کے معنے یہ نہیں ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف بیعت کر لی۔ بلکہ جماعت حقیقی طور سے جماعت کہلانے کی تب مستحق ہو سکتی ہے کہ بیعت کی حقیقت پر کاربند ہو۔ سچے طور سے ان میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے اور ان کی زندگی گناہ کی آلائش سے بالکل صاف ہو جاوے۔ نفسانی خواہشات اور شیطان کے پنجے سے نکل کر خدا تعالیٰ کی رضا میں محو ہو جاویں۔ حق اللہ اور حق العباد کو فراخ دلی سے پورے اور کامل طور سے ادا کریں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صد ۴۵۷)

خُدا کی راہ میں اموال خرچ نہ کرنا دنیا و آخرت میں ہلاکت و بربادی کا باعث ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں سب کچھ دیتا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی اس دین میں سے مالی قربانی پیش نہیں کرتے۔ بلکہ بخل سے کام لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنا دنیوی فوائد پر منتج ہوگا اور اسی میں انکی بھلائی ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کریں گے تو انہیں نقصان ہوگا۔ ان کا خدا کی راہ میں اموال خرچ کرنا ان کے لئے خیر کا موجب نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خیال درست نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ (-) ایسا کرنا ان کے لئے بہتر نہیں بلکہ ان کے لئے ہلاکت اور برائی کا باعث بنے گا اور اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کو وہ مول لینے والے ہونگے۔ اس بخل کے دو قسم کے نتائج نکلیں گے ایک اس دنیا میں اور ایک اس دنیا میں جو شخص بخل سے کام لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ نہیں کرتا وہ اس دنیا میں جہنم میں پھینکا جائے گا اور وہاں اسے ایک نشان دیا جائے گا جس سے سارے جہنمی سمجھ لیں گے کہ وہ اس لئے اس جہنم میں آیا ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ نہیں کیا کرتا تھا (-) ان کے گلے میں ایک طوق ڈالا جائے گا اور وہ طوق تمثیلی زبان میں ان اموال کا ہوگا جو اس دنیا میں خدا کی راہ میں خرچ نہ کرکے وہ بچایا کرتے تھے اور اس طوق کی وجہ سے ہر وہ شخص جو جہنم میں پھینکا جائے گا جان لے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے اور خدا کو راضی کرنے کے لئے اپنے اموال اس کے سامنے پیش کرو۔ مگر انہوں نے اسکی آواز نہ سُنی اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک نہ کہا اور دنیا کے اموال کو اخروی بھلائی پر ترجیح دی اور نتیجہ اس کا یہ ہے کہ آج یہ جہنم میں ہیں اور ذلت کا عذاب انہیں دیا جا رہا ہے۔ جہنم کے عذاب میں تو سارے شریک ہیں لیکن یہ طوق بتا رہا ہوگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اموال کی تو حفاظت کیا کرتے تھے لیکن اپنی جانوں کی حفاظت نہیں کیا کرتے تھے اپنی ارواح

باقی صے پر

سانحۂ ارتحال

محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میاں عبدالسمیع صاحب نون ایڈووکیٹ سرگودہا مورخہ ۳۰/ دسمبر ۱۹۹۲ء کو بعارضہ قلب انتقال کر گئیں۔ ان کا جنازہ نون ہاؤس سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا میں محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب نے پڑھایا۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ آپ کی میّت سرگودہا سے ربوہ لائی گئی۔ بعد عصر بیت المبارک میں ان کا جنازہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ سرگودہا کے وکلاء معززین شہر و ضلع سرگودہا کی بڑی تعداد ربوہ جنازہ کے ہمراہ آئی تھی۔ قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فیکس کے ذریعہ پیغام میں فرمایا:

"بہت مخلص اور فدائی تھیں۔ گھر کو برکتوں سے بھر دیا۔ اللہ تعالیٰ جانے والی روح کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔"

○ مکرم حامد کریم صاحب مربی سلسلہ پولینڈ کے بہنوئی مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب آف بھریا روڈ سندھ ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے مورخہ یکم جنوری ۱۹۹۳ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی عمر تقریباً ۳۸ سال تھی۔ آپ مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب آف کریم میڈیکل ہال فیصل آباد کے داماد تھے۔ مورخہ ۲/ جنوری ۹۳ء بروز ہفتہ بھریا روڈ مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ جنازے میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے آپ جماعتی اور سماجی لحاظ سے بھی علاقہ میں بڑا اثر رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند اور پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۷ ، صلح ۱۳۷۲ ہش   ۷ ، جنوری ۱۹۹۳ء

تعلیم اور طالبعلم

علم معلومات حاصل کرنے اور سیکھنے کا نام ہے اور جس طرح علم حاصل کرنے - یا یوں کہئے کہ تعلیم پانے کیلئے صلاحیت کی ضرورت ہے اسی طرح تعلیم دینا بھی ایک فن ہے ۔ اگرچہ بہت سے لوگ تعلیم دینے پر مامور ہوتے ہیں لیکن اکثر اوقات نتائج خاطر خواہ نہیں نکلتے ۔ آجکل بھی زیادہ تر رونا اسی بات کا ہے کہ تعلیم ٹھیک طرح سے نہیں دی جا رہی ۔ کوئی تعلیمی نصاب کی شکایت کرتا ہے ۔ کوئی طالبعلموں کی عدم دلچسپی کی اور کوئی اساتذہ کے ناقابل ، نالائق ہونے کی یا انہیں طریقہ تعلیم سے ناواقف ہونیکی ۔ ہوسکتا ہے یہ ساری باتیں درست ہوں ۔ نصاب میں بھی تبدیلی کی ضرورت ہو ۔ طلباء میں دلچسپی پیدا کرنیکی ضرورت ہو اور اساتذہ کو بھی بہتر طریق تعلیم سے آگاہ کرنا لازمی ہو ۔

ان تینوں باتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے تو ضرور دی جائے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ سب سے زیادہ اہمیت طالبعلموں کو ہے طالبعلم میں دلچسپی پیدا کیجئے ۔ ان کے رجحانات کی طرف نظر رکھئے ۔ نصاب اچھا ہو ۔ اساتذہ بھی اچھے ہوں اور طالبعلم وہ کچھ نہ سیکھنا چاہتا ہو جو ہم اسے سکھانے کے درپے ہیں تو نتیجہ غیر تسلی بخش ہوگا اگر اس کے رجحان کا خیال رکھا جائے اور اس کے مطابق اسے علم حاصل کرنے اور سیکھنے کے مواقع بہم پہنچائے جائیں تو یقیناً چمک اٹھیگا اور صرف اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے معاشرہ کے لئے بھی مفید وجود ثابت ہوگا ۔

واقفین نو کے سلسلہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو وقتاً فوقتاً ہدایات دی ہیں ان میں سب سے زیادہ بچے کے رجحان کی بات کی گئی ہے بچے کو بچہ ہی سمجھا جائے اور اسے ایک باعلم باوقار اور سنجیدہ نوجوان میں ڈھالنے کی کوشش کی جائے تو وہ یقیناً ایک مفید وجود ثابت ہوگا ۔ اس کے علم کو وسعت دینے کے ذرائع پیدا کئے جانے چاہئیں اسے ساری دنیا سے آگاہ رکھنے کی کوشش کی جائے اسے اپنے ذوق کو پورا کرنے کیلئے کہانیاں سنائی جائیں یا پڑھنے کو دی جائیں ۔ اسے خود ہاتھ پاؤں ہلا کر نئے نئے کام کرنے کے مواقع فراہم کرنے چاہئیں ۔

جو باتیں حضور نے واقفین نو کے لئے بیان فرمائی ہیں وہ ہیں تو واقفین نو کے لئے لیکن حقیقت ہے کہ ان باتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تعلیم کے سلسلہ کو بہتر بنایا جا سکتا ہے ۔ سلیبس کو بھی اور اساتذہ کو بھی ۔ ان باتوں میں تعلیم کی بہتری اور ترقی کے بیج ہیں ۔

تیرا کرم ہے ستم سے تُو نے کبھی اُٹھایا نہ ہاتھ اپنا
اگر نہ ہوتیں تری جفائیں مَیں راستہ بھُول بھُول جاتا
مَیں رہگذاروں سے مطمئن ہوں اُٹھی ہیں گردوغبار سے یہ
مِری تو خواہش رہی ہمیشہ کہ سر پہ مَیں لے کے دھُول جاتا

ابوالاقبال

بے مغز آرزو نہ تمنائے خام دے
دے ایسا شغل جو مجھے ہر وقت کام دے

پی کر جسے نہ مجھکو رہے ماسوا کا ہوش
وہ جامِ معرفت مجھے بالالتزام دے

مدّت سے اپنا خونِ جگر پی رہا ہوں میں
اب اپنے فیض سے مئے عشرت کا جام دے

آماجگاہِ ظلم و ستم رہ چکا ہوں میں
فتح و ظفر کا اب تو مجھے بھی پیام دے

ان بہتے آنسوؤں کا ہی تحفہ قبول ہو
ہے اس کے پاس کیا جو یہ تیرا غلام دے

پہرے بٹھا دے میری سماعت پہ یا خدا
یا میرے دشمنوں کی زباں کو لگام دے

ہر لمحہ تیرے فضل کا محتاج ہے سلیم
دن رات کر عطا تو اسے صبح و شام دے

سلیم شاہجہانپوری

نظر کے پاس نہیں میرے دل کے پاس تو ہے
یہی بہت ہے کہ ملنے کی مجھ کو آس تو ہے

کمال شوق سے مقتل کو جا رہے ہیں لوگ
بایں ہمہ رُخِ قاتل پہ کچھ ہراس تو ہے

تمام صحنِ چمن میں ہے مشکبو تیری
چٹک کلی کی ترے لَب کا اقتباس تو ہے

یہ ذوق و شوقِ تمنّا یہ تحفۂ دل و جاں
کسی کی ایک نظر کو مرا سپاس تو ہے

نصیب ہو تمہیں آسودگیٔ دیدہ و دِل
ہمیں بھی اپنی تگ و تازِ عشق راس تو ہے

نصیر ایک زمانے کو عطر بیز کرے
وہ آرزو ترے حرفوں میں جس کی باس تو ہے

نصیر احمد خان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

"کھیل کود اگرچہ ضروری ہے زندگی کے لئے، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کھیل کا ذکر فرمایا۔ صحت کے لئے ورزش کرنا یا کھیلنا، یہ ساری چیزیں ضروری ہیں۔ لیکن جب ان کی طرف زیادہ توجہ ہو جائے تو سنجیدگیاں مٹ جاتی ہیں۔ اور کام کرنے والی عظیم قومیں بھی بعض دفعہ کھیلوں کی طرف زیادہ راغب ہو کر اپنے مقاصد سے ہٹ جاتی ہیں۔ اب کھیلوں کے اندر صرف وہ کھیلیں نہیں ہیں جن کو ہم کھیلیں سمجھ رہے ہیں۔ مثلاً گلی ڈنڈا یا کبڈی یا فٹ بال یا والی بال۔ ایسی ایسی کھیلیں دنیا ایجاد کر چکی ہے اور مفہوم اتنا وسیع ہو چکا ہے کہ تفریحات کے لفظ کے اندر سیر و سیاحت بھی آجاتی ہے۔ سکیٹنگ SKATING بھی آجاتی ہے، بڑے پہاڑوں پر چڑھنا۔ یہ ساری چیزیں شامل ہو جاتی ہیں۔ اب یورپ کے لئے کھیل کی طرف زیادہ توجہ ایک مصیبت بن رہی ہے، بلکہ ساری مغربی دنیا کے لئے پہلے ساڑھے چھ دن کام کیا کرتے تھے۔ پھر چھ دن ہوا۔ اب پانچ دن کام رہ گیا ہے اور پانچویں دن میں سے بھی آدھا دن وہ نسبتاً چھٹی کا گذا لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ پھر چھٹیاں لیتے ہیں اور بہت بڑا روپیہ کھیلوں پر خرچ ہو رہا ہے اور سیر و تفریح پہ ضائع ہو رہا ہے۔ اتنا زیادہ کہ اس میں صرف صحت کے تقاضے شامل نہیں ہیں۔ بلکہ بات اس سے آگے بڑھ جاتی ہے اور آور سیر و تفریح یعنی لعب، لہو میں داخل ہو جاتی ہے اور لہو لعب میں۔ اور ایک جگہ جا کر دونوں ایک ہی چیز کے دو نام بن جاتے ہیں۔ چنانچہ آجکل جو کھیل کا تصور ہے۔ اس میں بے حیائی اور بد معاشی کا تصور بھی داخل ہو گیا ہے۔ جو سب سے گندا مزاج اور بد معاش ہو اس کو پلے بوائے کہتے ہیں۔ جس کے اندر حیا کا کوئی تصور نہ پایا جائے اس کا اصطلاحی نام اب مغرب میں پلے بوائے بن گیا ہے۔ کھیلنے والا۔ اور جتنی بھی ایڈوانسڈ قسم کی، جدید قسم کی کھیلیں ہیں۔ ان کے اندر بد معاشی اور بے حیائی اس طرح دریچ گئی ہے کہ بعض دفعہ ایک کو دوسرے سے الگ کرنا ممکن نہیں رہتا۔ اور اس کے نتیجے میں وہ زندگی کی اعلیٰ اقدار سے غافل ہو جاتے ہیں۔ انسانی ہمدردی سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اپنے مقاصد سے غافل ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے سے غافل ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ کھیل کا رجحان جہاں بھی حد سے تجاوز کرتا ہے نفسانی خواہشات کی پیروی کا رجحان بھی ساتھ ہی بڑھتا ہے۔ وہاں مذہبی اقدار کم ہوتی چلی جاتی ہیں اپنے معاشرے میں بھی آپ دیکھ لیجئے کہ جہاں جہاں بچوں میں لہو و لعب بڑھتی ہے وہاں نمازوں کی طرف توجہ کم ہو جاتی ہے۔ سنجیدگی کم ہونے لگ جاتی ہے۔ پڑھائی کی طرف توجہ کم ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ آپ دیکھیں گے کہ ٹیلیویژن کے اوپر لڑکے کرکٹ دیکھ رہے ہیں لیکن (عبادت) کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ یعنی لعب غالب آجاتی ہے ان کے اوپر اور جن لوگوں پر لعب غالب آتی ہے یعنی کھیل کی دلچسپیاں، یہ ان کی تقدیر ہے کہ وہ آہستہ آہستہ لہو میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ ایسا فطری جوڑ ہے۔ کھیل کو ضرورت سے زیادہ انہماک کا، آوارہ مزاجی اور بے حیائی کے ساتھ کہ ایک رجحان دوسرے میں خود بخود داخل ہو جاتا ہے۔ انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔ سنجیدگی پاکیزگی پیدا کرتی ہے اور کھیل کود کا مزاج بے حیائی پیدا کرتا ہے۔ اور بے حیائی کے ساتھ زینت کا تعلق ہے۔

چنانچہ جب انسان زینت میں داخل ہو جائے یعنی دنیا کی زینتوں میں تو اس بات سے قطعاً بے نیاز ہو جاتا ہے کہ بعض ایسے لوگ بھی ہیں کہ جن کو ادنیٰ ضرورتیں مہیا نہیں ہیں۔ کوٹھیوں کی سجاوٹ اور اعلیٰ قسم کی زندگی کے حصول کے لئے جس میں حسن زیادہ ہو، دکھاوا زیادہ ہو، لوگ دیکھیں اور کہیں کہ یہاں تو کمال ہو گیا۔ ایسی خطرناک دوڑ شروع ہو جاتی ہے کہ انسانی دماغ یہ توجہ ہی نہیں کرتا کہ مجھ سے نیچے ایسے لوگ ہیں جو غریب ہیں، جن کے پاس پہننے کے لئے کپڑے نہیں ہیں، جن کو روٹی میسر نہیں ہے، جن کے لئے سر چھپانے کی جگہ نہیں۔ ادھر دیکھنے کی بجائے وہ ان لوگوں کی طرف دیکھتے ہیں جن کو زیادہ زینت مہیا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ ایک ہمسایہ ہے جس نے بہت بڑی کوٹھی بنا لی ہے، ایک اور ہمسایہ ہے جس کے پاس بہت اونچی کار آگئی ہے، ایک اور ہمسایہ ہے جس نے ماڈرن فرنیچر خرید لیا ہے، ایک ایسا ہمسایہ آگیا ہے نظر میں جس نے وڈیو ریکارڈر خریدا ہوا ہے۔ تو زینت جو ہے وہ رفتہ رفتہ تفاخر میں تبدیل ہوتے ہوتے تکاثر میں بدل جاتی ہے۔ پہلے فخر شروع ہو جاتے ہیں کہ دیکھو میرا گھر زیادہ خوبصورت ہے، میری چیزیں زیادہ اچھی ہیں۔ تو فخر جو ہے وہ پھر تکاثر کی دوڑ میں داخل ہو جاتا ہے چین ہی نہیں آتا جب تک ایک دوسرے سے سبقت نہ لے جائیں۔ یہ تکاثر بالآخر انسانی ذہن اور توجہ کو اس طرح مسخ کر دیتا ہے کہ مال کی ذاتی محبت غلبہ پا جاتی ہے۔ اور قوت کی ذاتی محبت غلبہ پا جاتی ہے۔ سیاسی برتری اور اموال کی برتری اسی کے دو نام ہیں۔ امیر قومیں بالآخر ان دو چیزوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ اور تمام نیکیوں سے محروم کرنے اور تمام برائیوں کو پیدا کرنے کی ذمہ دار یہ چیزیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخر یہ کیا ہوتا ہے؟ ان چیزوں کی پیروی کچھ دیر لذتیں بخشتی ہے، لیکن ان کے حصول کے بعد رفتہ رفتہ ان کی لذتیں ختم ہونے لگ جاتی ہیں۔ انسان جس کو لہلہاتی ہوئی کھیتی سمجھ رہا تھا، جس کی طرف دوڑ رہا تھا۔ خوش ہو رہا تھا کہ اب مجھ پر گویا فضل نازل ہو گیا ہے، بہت خوبصورت نظر آنے والا انسان بن گیا ہوں، میری طرف توجہات مبذول ہو رہی ہیں، جس طرح کھیتی لہلہاتی ہے، اس طرح دنیا کے یہ رزق اور دنیا کے پانی مجھے راس آگئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے بعد ایک دوسرا دور شروع ہوتا ہے جس میں انسان دیکھتا ہے کہ یہ لہلہاتی ہوئی کھیتیاں زردی میں تبدیل ہو رہی ہیں۔ لذتوں کا حصول جس کی وہ پیروی کرنا چاہتا تھا وہ اسے حاصل نہیں ہوتا۔ کچھ دیر کے بعد بے چینی اس کی جگہ لے لیتی ہے۔ انسان جوانی سے بڑھاپے میں داخل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ قومیں ایک حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف جا کر ان حالتوں میں کھو جاتی ہیں اور قومی طور پر ان پر بڑھاپا آنا شروع ہو جاتا ہے یہاں تک کہ جو کچھ انہوں نے حاصل کیا اس زندگی میں، وہ دوسروں کو تو خواہ کتنا ہی حسین نظر آ رہا ہو، خود فی ذاتہٖ وہ قومیں اس کی لذت سے محروم ہو جاتی ہیں۔" (الفضل ۱۴ نومبر ۱۹۸۲ء)

الفضل کے لئے مضامین کاغذ کے ایک طرف لکھئے۔ خوشخط لکھئے۔ کھلا کھلا لکھئے۔ اور کم از کم ایک طرف حاشیہ چھوڑ دیجئے۔ (ادارہ)

کس نے کیا کہا

جنگ فورم ہال میں الشیخ السید محمد ناظم العادل الحقانی کا خصوصی لیکچر

اسلام کو متعارف کرانے کے دو طریقے

ہیں پہلا یہ کہ اسلام کا جو اپنا حسن ہے اس کے ذریعے لوگوں کو اسلام سے متعارف کرایا جائے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہم مسلمان اپنے اعمال کے ذریعے لوگوں کو قائل کریں کیونکہ دین کے اندر اپنی ایک جاذبیت ہے جسے دیکھ کر لوگ خود اسلام کی طرف راغب ہوں گے۔ لیکن جب میں یورپ میں لوگوں کو یہ بتاتا ہوں کہ اسلام کا حسن اور خوبیاں یہ ہیں اور اسلام پر عمل پیرا ہونے سے برکتیں رحمتیں اور اعلیٰ نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ تو پھر وہ لوگ مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمیں مسلمانوں کا کوئی ایک ایسا ملک بتا دیں جہاں اسلام پر مکمل عمل ہو رہا ہو اور لوگ اسلام کی برکات سے فائدہ اٹھا رہے ہوں تو کیا میں پاکستان سمیت کسی بھی اسلامی ملک کا اس سلسلہ میں نام پیش کر سکتا ہوں کہ یہاں مکمل اسلام نافذ ہے؟ اور لوگوں کی زندگیاں اسلامی سانچے میں ڈھلی ہوئی ہیں یورپی لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کے مسلمان دیکھے ہیں اور اگر ہم مسلمان بن جائیں تو کیا ان کی طرح کے مسلمان بنیں۔ اور پھر مسلمان تو ہمارے نوکروں اور غلاموں کی طرح رہتے ہیں۔ ہمارا عمل یورپ کو اسلام کے قریب نہیں لا رہا بلکہ مسلمانوں کے اعمال اور ان کی حالت دیکھ کر لوگ اسلام سے بھاگ رہے ہیں۔

یورپ میں کئی طرح کے لوگ جا کر تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ اور وہاں جا کر تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دینے والے خود بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ اور جو نتائج حاصل ہونے چاہئیں وہ نہیں ہوتے۔ مجھے یورپ میں تبلیغ اسلام کرتے ہوئے ۳۲ برس ہو گئے ہیں۔ میں نے آج تک نہیں دیکھا کہ انہوں نے ایک بھی آدمی کو دائرہ اسلام میں داخل کیا ہو۔ بس صرف یہ دیکھا ہے کہ لوگ مختلف شہروں میں چلتے پھرتے اور سفر کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض اسلامک سنٹرز کو مختلف اسلامی ممالک امداد بھی دیتے ہیں لیکن ان سے کوئی نتائج حاصل نہیں ہو رہے بلکہ وہ تبلیغ اسلام کا فریضہ سر انجام دینے کی بجائے ان ممالک کے سیاسی معاملات کو

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعام الرحمٰن مربی سلسلہ

محترم بشیر احمد صاحب چوہدری

گذشتہ دنوں دو احمدیوں نے خدا کی راہ میں جان قربان کرنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے ایک تو مکرم محمد اشرف صاحب تھے جن پر دو افراد نے سوتے میں فائر کر دیا اور انہوں نے اس راہ میں قربان ہونے کی سعادت پائی۔

دوسرے مکرم و محترم بشیر احمد صاحب چوہدری شاہد مربی سلسلہ تھے۔ بیر مضبوط جسم کے مالک تھے۔ اس ظاہری وجاہت اور حسن کے ساتھ آپ کے اندر گوناں گوں صفات پائی جاتی تھیں۔ عربی زبان میں ایم۔ اے کرنے کے بعد آپ جب جامعہ احمدیہ کے چوتھے سال میں داخل ہوئے تو اس وقت ہم بھی درجہ ثالثہ کے طالب علم تھے اس طرح سے آپ ہمارے کلاس فیلو بن گئے۔ اور چار سال تک ہم نے اکٹھے تعلیم حاصل کی۔

مکرم بشیر احمد صاحب نے ہمیشہ ہی اچھے نمبروں میں ہر کلاس پاس کی۔ آپ کی طبیعت بہت سادہ تھی۔ اور آپ بہت مزاح پسند تھے۔ جس محفل میں بیٹھتے اسے لوٹ لیتے اور کشت زعفران بنا دیتے اگر کسی دوست سے ناراضگی ہوتی تو ہمیشہ خود ہی پہلے صلح کی کوشش کرتے اگرچہ ایم اے عربی کر کے آئے لیکن کبھی بھی اپنے علم پر غرور نہ کیا۔ بلکہ اپنی غلطیاں خود بتا کر خوب مذاق اڑاتے۔ جس کلاس فیلو نے جو کچھ کہا مان لیا۔ اگر کسی نے چائے کا تقاضا کیا تو ساتھ جا رہے ہیں۔ اگر کوئی نوٹس اٹھا لے گیا تو کوئی مذائقہ نہیں۔

جامعہ سے فراغت کے بعد برادرم بشیر احمد صاحب چوہدری نے ضلع سیالکوٹ میں چونڈہ، حافظ آباد وغیرہ میں بطور مربی سلسلہ خدمات سرانجام دیں۔ پھر انہیں پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی بھیجا گیا۔ جہاں کافی عرصہ تک آپ نے نہایت کامیاب مربی کے طور پر کام کیا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا تقرر بیرون ملک نائیجیریا کے لئے فرمایا۔

آپ مارچ ۱۹۹۱ء میں نائیجیریا پہنچے تو ان دنوں خاکسار بھی نائیجیریا میں تھا۔ اور الارو میں متعین تھا۔ ایک ماہ اجوکرو میں قیام کے بعد مکرم امیر صاحب نے برادرم بشیر احمد چوہدری۔ برادرم عثمان صاحب اور برادرم عبدالخالق صاحب نیر کو الارو بھیجا تا ماحول وغیرہ سے مانوس ہو جائیں۔ چنانچہ وہاں ہم کئی ماہ تک اکٹھے رہے۔

ان دنوں میرے بیوی بچے ملیریا اور ٹائیفائیڈ سے بہت زیادہ بیمار تھے۔ سب دوست ہمارا بہت خیال رکھتے تھے۔ لیکن بشیر صاحب کا لگاؤ جذباتی حد تک تھا اکثر صبح صبح ٹکٹی کا بھٹہ ضرور ساتھ لانا۔ بیمار بچوں کو اٹھانا اور گود میں لے کر کھلانا ان کا تقریباً روز کا دستور تھا۔ جس دن خاکسار کی فیملی نے پاکستان واپس جانا تھا۔ صبح ہوئے ابھی اندھیرا ہی تھا کہ نیچے سے آواز آئی۔ خاکسار نے پوچھا کیا بات ہے تو کہنے لگے میں بشیر آیا ہوں تا سامان وغیرہ پیک کرنے میں مدد کر سکوں۔ چنانچہ انہوں نے سامان پیک کروایا اور پھر اجوکرو اور ایئرپورٹ تک ساتھ لائے۔

اس کے بعد مکرم بشیر چوہدری صاحب الارو سے عارضی طور پر کانو بھجوائے گئے۔ بعد ازاں مکرم بشیر صاحب دوبارہ لیگوس آ گئے اور اجوکرو میں جماعت کے مرکزی دفاتر میں کام کرتے رہے۔ کچھ عرصہ قبل آپ دوبارہ کانو بھجوائے گئے تھے۔

افریقہ میں ملیریا سے کئی دفعہ شدید علیل رہتے۔ اور اکثر اپنی بیگم صاحبہ کی خواب کا ذکر کرتے تھے۔ جس کی گواہی مکرم و محترم امیر صاحب نائیجیریا نے بھی دی کہ وہ کفن میں لپٹے ہوئے واپس پاکستان آئے ہیں۔ اسی خواب کے عین مطابق مورخہ ۱۸ر دسمبر بروز جمعۃ المبارک برادرم بشیر صاحب نے کانو سے ایک تبلیغی سفر پر جاتے ہوئے کار کے حادثہ میں وفات پائی۔ اور اپنی جان احمدیت پر قربان کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی روز خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"ہمارے ایک مربی مکرم بشیر احمد چوہدری صاحب مربی سلسلہ کانو نائیجیریا دعوت الی اللہ کے فرائض کی انجام دہی میں دیگر دوستوں کے ساتھ ایک سفر پر جا رہے تھے کہ ان کی کار کھائی میں گر گئی مکرم بشیر احمد چوہدری صاحب نے موقعہ پر ہی دم توڑ دیا جبکہ دوسرے دو ساتھی زخمی ہوئے۔ انہوں نے اس معنی میں راہ خدا میں جان دی ہے کہ جو بھی مربی خدمت دین کے میدان میں جان دیتا ہے وہ خدا کی راہ میں جان دینے کا مرتبہ حاصل کرتا ہے۔ ہمارے مربیان بیوی بچوں سے دور تنگی اور تکالیف سے دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دیتے ہیں ایک خاص بات جو ان کی قربانی کو نمایاں کرتی ہے یہ ہے کہ ان کے امیر صاحب نے گواہی دی کہ ایک سال قبل بشیر صاحب نے یہ بات بتائی کہ جب میں ربوہ سے چلنے لگا تو میری بیوی نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ تم خدمت دین کے سفر سے کفن میں لپٹے ہوئے واپس آئے ہو۔ (حضور نے گلوگیر آواز میں فرمایا) بہت ہی پیارے اور محبت کرنے والے دوست ہم سے جدا ہوئے ہیں۔ لیکن بات وہی سچی ہے جو حضرت بانی سلسلہ نے بیان فرمائی۔

ع بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ نے ماں باپ، بہن بھائیوں کے علاوہ بیوہ اور تین بچے لواحقین میں چھوڑے۔ جن میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں صبر جمیل عطا کرے۔

شذرات

ناروا سلوک

فرنٹیئر پوسٹ کے ۲۴ر دسمبر ۱۹۹۲ء کے شمارہ میں ڈاکٹر عنبرین اے خان لاہور کہتی ہیں کہ ویک اینڈ پوسٹ ۱۸ر دسمبر کے شمارہ میں راجیو راما ناتھن کے مضمون نے تو مجھے رلا ہی دیا۔ میں اس سلوک کو دیکھ کر (یعنی مضمون میں پڑھ کر) جو مندروں اور ہندؤں سے ہمارے ملک میں اس وقت کیا گیا۔ جبکہ بابری مسجد منہدم کی جا چکی تھی۔ سخت صدمہ پہنچا۔ انہوں نے جو کچھ بھی کیا اس کی بھی مذمت کرتی ہوں لیکن جو نام نہاد پاکستانی مسلمانوں نے انتقامی طور پر کیا وہ تو قابل اعتناء ہی نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ وہ ہندؤں سے بھی زیادہ برے ہیں حالانکہ وہ اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اسلام کے پیروکار ہیں۔ کیا اسلام یہی کچھ سکھاتا ہے۔ اسلام تو روا داری اور معاف کر دینے کی تعلیم ہے جن لوگوں نے اس ساری کارروائی میں حصہ لیا ہے خواہ ہندوستان میں یا پاکستان میں۔ وہ اپنے اپنے مذہب کی "الف، با" سے بھی ناواقف ہیں۔ وہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کس طرح کہہ سکتے ہیں یہ تو انسان بھی کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ جب ہندوستان میں مسلمانوں سے بدسلوکی کی جاتی ہے تو یہ شور کیوں مچاتے ہیں۔ انہیں یہ محسوس کر لینا چاہیئے کہ تمام اقلیتیں اسی سلوک کی مستحق سمجھی جاتی ہیں۔ کیا انہوں نے پاکستان کی اقلیتوں سے ایسا ہی سلوک نہیں کیا۔ چند ماہ پیشتر جب پاکستان سیلابوں کی زد میں تھا تو چندے اکٹھے کرنے کی مہم چلائی گئی۔ خورونوش کی اشیاء اور کپڑے جمع کئے گئے تا کہ ان لوگوں کی مدد کی جا سکے جو سیلاب سے متاثر ہوئے تھے۔ اب کیوں لوگ بالکل خاموش ہیں۔ اب بھی انہیں چاہیئے کہ غریب ہندؤں اور عیسائیوں کے لئے جو موجودہ واقعات سے متاثر ہوئے فنڈ اکٹھا کریں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ مصائب میں ہم اپنے بھائیوں کی مدد کریں۔ میں یہ پیغام راجیو تک پہنچانا چاہتی ہوں اور دوسرے تمام ایسے لوگوں تک بھی جو انہی حالات اور انہی مصائب میں سے گزرے ہیں کہ خواہ وہ ہندو ہوں یا سکھ یا کسی اور مذہب سے ان کا تعلق ہو۔ اس بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے وہ ہم میں سے ہیں اور ہم میں سے ہی رہیں گے۔ انہیں حوصلہ نہیں ہارنا چاہیئے کیونکہ ان کے ساتھ چند ایک لوگ ناروا امتیازی سلوک کرتے ہیں۔ وہ بھی تو آخر انسان ہیں۔ اور انہیں برابر کے حقوق ملنے چاہئیں۔ میں تو صرف ایک مذہب کی قائل ہوں اور وہ ہر زندہ مخلوق کے لئے اس زمین پر محبت کا سلوک کرنا ہے کیونکہ محبت تمام رکاوٹیں توڑ کر آگے نکل جاتی ہے۔ چاہے یہ قومیت کی ہوں، رنگ کی ہوں یا مذہب اور مسلک کی ہوں بلکہ ملکوں کی حدود کو بھی توڑ کر آگے نکل جاتی ہے۔ وہ ایک مشہور ضرب المثل

باقی صـ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

مکرم محمد اکرم صاحب غوری

شیخ مبارک احمد

ایک اور مخلص بھائی اور احمدیت کے فدائی کی جدائی سے صدمہ ہوا۔ برادرم مکرم محمد اکرم خان صاحب غوری جو ایک لمبے عرصہ سے لندن میں مقیم تھے مورخہ ۲۱ جنوری ۹۲ء کی شب کو وفات پا گئے اور اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اسکی دی ہوئی توفیق سے احمدیت قبول کرنے کی سعادت انہیں کینیا میں نصیب ہوئی۔ اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی تھے۔ جہاں مکرم غوری صاحب کی شادی ہوئی احمدیت قبول کرنے کے معاً بعد۔ وہ گھرانہ احمدیت کا شیدائی گھرانہ تھا۔ حضرت ڈاکٹر عبداللہ احمدی ایک عرصہ سے نیروبی میں مقیم تھے ان کی بڑی بیٹی عزیزہ سعیدہ سے ان کی شادی ان کی پسند اور خواہش پر ہوئی۔ عزیزہ اور ان کی سب بہنیں بہت پیار سے اپنے خاوندوں کے ساتھ معاملے کرتیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ نہایت سہلی آواز میں خوش الحانی کے ساتھ حضرت بانی سلسلہ کا منظوم کلام اپنے گھر میں سناتیں اس طریق سے انہوں نے اپنی والدہ کو بھی احمدیت سے مانوس کرایا۔ حضرت بانی سلسلہ کے منظوم کلام کی اپنی ایک خاص کشش ہے اور اس میں خاص جذب اور اثر ہے۔ خصوصاً جبکہ خوش الحانی سے پڑھا جائے تو آدمی مسحور ہو جاتا ہے۔ مکرم غوری صاحب کا ذاتی مطالعہ اور احمدیت کے بارے میں مستقل تحقیق کے ساتھ ساتھ منظوم کلام اپنی بیگم سے سن سن کر اللہ تعالیٰ نے ان کے ہر رگ و ریشہ میں احمدیت کی محبت اور جماعت کے بزرگوں بالخصوص آئمہ سلسلہ کیساتھ قلبی موانست پیدا کر دی۔ بفضلِ خدا زندگی کے آخری لمحہ تک ان میں احمدیت پورے خلوص کے ساتھ چمکتی رہی۔

مکرم غوری صاحب سے خاکسار کی ملاقات ۱۹۳۴ء میں ہوئی یہ نومبر دسمبر کے دن تھے۔ اسوقت وہ NAKURU نکورو میں گورنمنٹ سکول میں ٹیچر تھے۔ کچھ عرصہ بعد نکورو (NAKURU) سے تبدیل ہو کر نیروبی آ گئے۔ گورنمنٹ سکول میں ٹیچر تھے۔ ان دنوں نیک دل اور نیک فطرت بزرگوں کا ایک گروپ تھا۔ حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب، حضرت سید عبدالرزاق شاہ صاحب، محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی اور محترم ڈاکٹر عبداللہ احمدی صاحب اور محترم ڈاکٹر سلطان علی صاحب، اور محترم ڈاکٹر عمر دین صاحب۔ بہت بااخلاق۔ خدمت خلق اور نیک طبع۔ عابد و زاہد یہ بزرگ تھے۔ مکرم غوری صاحب کا ان کیساتھ اٹھنا بیٹھنا اور ملنا جلنا ہو گیا۔ یہ سب بزرگ جماعت احمدیہ نیروبی کے خاص اراکین سے ان کی معیت اور صحبت نے مکرم غوری صاحب کو مزید خلوص اور تقویت بخشی۔ جماعتی کاموں میں جو کام بھی ان کے سپرد ہوا۔ اسے بڑی خوبی سے انجام دیا۔ قائد خدام الاحمدیہ منتخب ہوئے۔ اور اپنے فریضہ کو آخر وقت تک اچھی طرح ادا کیا۔ نیروبی کے محاسب تھے۔ بڑا لمبا چوڑا رجسٹر ہوتا تھا اسے لے کر بیٹھ جاتے حساب کتاب کے کام کو احسن طور پر انجام دیتے رہے۔ جماعتی اجلاسوں میں شریک ہوتے تو خوب حصہ لیتے۔ سلسلہ کے مفاد میں جو بات مناسب سمجھتے اسے اچھے انداز میں بیان کرتے۔ جتنا عرصہ ملازمت میں رہے نیروبی میں اور جہاں بھی رہے جماعتی کاموں میں خوب دلچسپی لیتے رہے۔ عیدین کے موقع پر بچوں کی کھیلیں۔ بڑوں کے تفریحی پروگرام خوب مرتب کرتے اور ان کے مطابق یہ سب پروگرام عملی جامہ پہنتے۔ نیروبی میں جو جارو ڈپر پریڈی ہاؤس تھا۔ جہاں غوری صاحب اور انکی بیگم اور دوسرے رہتے تھے۔ خاکسار کو جب کبھی ان کے ہاں مہمان کے طور پر رہنا پڑتا۔ تو یہ خود اور ان کے اہل اور عزیز بے حد احترام اور خلوص سے خدمت اور مہمان نوازی کا فریضہ ادا کرتے۔

نیروبی میں ملک کے مختلف حصوں سے مہمان بھی آتے تھے۔ دفتر کے کام کے لئے بھی ضرورت تھی کہ کوئی کمرہ ہو۔ مکرم غوری صاحب کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ تحریک پیدا کی۔ اور مشن ہاؤس کے ساتھ بیت الحمد نیروبی کے عقب میں ایک بڑا کمرہ انہوں نے اپنے خرچ پر بنوا دیا۔ جہاں مشن کا دفتر بنا۔ اور سالہا سال خاکسار اس دفتر کو استعمال کرتا رہا۔ اور ملاقاتوں کے لئے ایک بہتر جگہ میسر آگئی۔ ایسے کاموں کے لئے مکرم غوری صاحب تیار رہتے اور موقع کی تلاش میں رہتے۔ اور بلا دریغ ذمہ داری لے لیتے۔

کسموں میں جو جھیل وکٹوریہ کے کنارہ پر ایک مشہور شہر ہے۔ اور ZEXO قیام کا مرکز ہے۔ ان دنوں اس شہر کے ارد گرد کے علاقہ میں خصوصی مہم دعوۃ الی اللہ کی جا رہی تھی۔ محترم قاضی عبدالسلام بھٹی صاحب ان دنوں یہاں گورنمنٹ سکول میں ٹیچر تھے۔ مکرم محمد حبیب صاحب جسوال میونسپل کونسل میں سرویئر تھے۔ مقامی کونسل سے ملکر بیت کیلئے ان بزرگوں اور دوستوں نے حکومت سے زمین حاصل کی۔ خاکسار ان سے ہر بار کہتا "بیت" بناؤ۔ جواب ملتا پیسے نہیں۔ آخر ایک دفعہ جب خاکسار دورہ پر کسموں گیا تو مکرم جسوال صاحب سے زور دے کر کہا کہ ۲۰x۲۵ فٹ کی "بیت" بنانی ہے آپ بنیادیں تو کھدوائیں۔ پتھریلی زمین ہے ۹x۹ انچ کی بنیادیں اس جگہ کے لئے کافی ہیں۔ کہنے لگے لوگ آئیں گے۔ گند پھینک جائیں گے جب تک معقول رقم نہ ہو کام شروع کرنا مناسب نہیں بنیادیں کھدوانے پر بھی تیار نہ ہوئے خاکسار نے انہیں تھوڑی سی رقم اس وقت اپنے پاس سے دی۔ بنیادیں زیادہ گہری نہیں بیت کا سائز بھی بڑا نہیں۔ بنیادوں کیلئے یہ رقم کافی ہے۔ مزدور لگا دیں۔ خدا کا کرنا ہوا مکرم جسوال صاحب تیار ہو گئے۔ اور بنیادیں کھدوا دیں۔ وہی بات ہوئی۔ بنیادیں تو کھودی گئیں۔ لیکن تعمیر کا کام نہ ہو سکا۔ اور ارد گرد کے لوگوں کی طرف سے گند پھینکنا شروع ہو گیا۔ خدا کا کرنا ہوا کہ مکرم غوری صاحب کو کسموں شہر میں ایک ٹھیکہ مل گیا۔ وہ بیت کی زمین پر آئے اور کہا کہ بنیادیں گند سے بھری جا رہی ہیں کام کیوں شروع نہیں کرتے۔ دوستوں نے کہا کہ شیخ صاحب بنیادیں کھدوا گئے تھے۔ اور کہہ گئے تھے فکر نہ کریں یہ گند کھاد کا کام دے گا۔ مکرم جسوال صاحب نے بتایا کہ ابھی اتنی رقم نہیں کہ کام شروع کیا جا سکے۔ یہ سب کچھ سنکر مکرم غوری صاحب نے کہا اچھا لاؤ۔ نقشہ دیکھ کر کہنے لگے یہ تو بڑی عمارت کا نقشہ نہیں ۲۰x۲۵ فٹ کی بیت ہے۔ یہ میں بنوا دیتا ہوں۔ مشن ہاؤس جماعت بنانے کا انتظام کرے۔ ایسے بڑے بڑے کام دلیری سے مکرم غوری صاحب کرتے اس کے علاوہ ماہواری چندوں اور دیگر تحریکات میں بھی حصہ لیتے۔ پرانے موصی بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ مکرم غوری صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب کرے۔ بیت بالآخر انہوں نے بنوا دی۔ اور مشن ہاؤس کسموں احباب جماعت کے چندوں سے تعمیر ہو گیا۔ ضمناً یہ عرض کرتا جاؤں خاکسار کا موقف بیت اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے سلسلہ میں یہ رہا

ع آغاز تو میں کروں انجام خدا جانے۔

جتنی بیوت اور مشن ہاؤسز خاکسار کے دور میں بنے ہیں کسی ایک کے لئے بھی نہ ساری رقم جمع ہوئی اور نہ ایسا ممکن تھا۔ کام ہوتا رہا۔ رقم آتی گئی۔ اللہ کا نام لے کر شروع کر دیں باقی سب کچھ خدا کے فضل سے ہو جاتا ہے۔ مکرم غوری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ٹھیکیدار بنایا۔ ٹھیکہ دلایا۔ اس میں بفضلِ خدا خوب نفع ہوا اور ساتھ کے ساتھ بیت بنوا دی۔ اس بیت کے لئے ان کی کوشش خدا کے فضل سے مشکور ہوئی۔ اور بروقت بیت تیار ہو کر علاقہ کا اہم مرکز بن گئی۔

مکرم غوری صاحب جب ٹھیکیداری کے کام سے فارغ ہوئے۔ علمی ذوق کے آدمی تھے۔ ریٹائر ہو گئے تو کینیا کو خیر باد کہکر پاکستان آ گئے۔ ربوہ میں آکر محلہ دارالصدر شمالی بیت انوار کے قریب رہائش کا مکان بنایا۔ اور کئی سال تک یہاں رہے اور اس عرصہ میں کئی ایک جماعتی خدمات انجام دیتے رہے۔ باقاعدہ بیت میں نمازوں کیلئے آنے اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں وقت دیا بڑے ذوق و شوق سے جامعہ میں جو فرائض ان کے سپرد ہوئے انہیں انجام دیا۔ بیٹی کی شادی کے بعد پھر یہاں سے مکان فروخت کر کے لندن چلے آئے۔

قیامِ لندن میں مختلف جماعتی کام بڑے استقلال اور خلوص سے کرتے رہے۔ بالخصوص جلسہ سالانہ ربوہ کی بعض تقریروں کے تراجم انگریزی میں کئے جو [illegible] میں طبع ہوئے۔ خاکسار کی تقریر "میاں بیوی کے حقوق و فرائض" اور "خلافت راشدہ کے خلاف اعتراضات وغیرہ کے انگریزی تراجم کئے جو الگ کتب کی صورت میں بھی شائع ہو چکیں اور بیت الفضل لندن کے تحریری کام میں خوب ممد رہے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جن دنوں حضرت بانی سلسلہ کی تحریرات کا انگریزی میں ترجمہ کر رہے تھے۔ مکرم غوری صاحب ان کو ٹائپ کرتے رہے اور کئی مضامین کے انگریزی میں ترجمے کئے۔ تذکرۃ الشہادتین کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ زندگی کے آخر تک حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء اور جماعت کے بزرگوں کے سوانح انگریزی میں ترجمہ کرتے اور ٹائپ کرتے رہے رات دیر تک دینی کاموں میں مصروف رہتے۔ جن دنوں خاکسار امام بیت الفضل لندن تھا۔ خاکسار کے خاص طور پر مختلف تحریری کاموں میں معاون و ممد رہے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی تحریک پر سپین چلے گئے لندن میں اپنا مکان فروخت کیا وہاں جا کر مکان بیت سپین کے قریب خرید لیا۔ وہاں مشن کی مختلف کاموں میں امداد کرتے رہے۔ مشن کی آبادی میں ذاتی ایثار سے دلچسپی لی۔ صحت کی خرابی اور دوسرے حالات کے باعث پھر لندن واپس آ گئے اور وفات سے پہلے تک مختلف خدمات میں اپنے آپ کو مصروف رکھا

مکرم غوری صاحب کی پہلی بیگم جب فوت ہوئیں تو بہت غمزدہ تھے۔ بہت تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے بیٹے بھی دیئے تھے اور ایک بیٹی بھی دی تھی۔ مگر صابر و شاکر رہے اور نیک زندگی گذاری۔ آخر عزیزوں، دوستوں کے مشورہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک اور نیک، خاتون، صالحہ، قانتہ عزیزہ رضیہ سے ان کی شادی کا بندوبست ہو گیا۔ عزیزہ رضیہ مکرم قاری محمد حسین صاحب اور مکرم محمد یامین صاحب ندیم کی ہمشیرہ ہیں۔ بہت

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ماہنامہ "الامان"۔ مانچسٹر

۱۹۹۰ء میں مانچسٹر کا احمدیہ مشن ہاؤس دیکھنے کا موقعہ ملا تو اس خاصی بڑی عمارت کو دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا۔ گذشتہ دنوں حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مانچسٹر تشریف لا کر وہاں کے نئے وسیع و عریض مشن ہاؤس "دارالامان" کا افتتاح فرمایا۔ اور دعاؤں سے نوازا۔ حضور کی تشریف آوری سے ساری جماعت میں بیداری کی ایک لہر پیدا ہو گئی اور خوشی سے ہر چہرہ تمتما رہا تھا۔ اس خوشی اور اعزاز کو پائیدار بنانا اب جماعت کا فرض ہے۔

چنانچہ مانچسٹر کی احمدیہ جماعت نے ایک ماہنامہ "الامان" کے نام سے جاری کر دیا ہے۔ اس کا پہلا شمارہ ہمارے سامنے ہے۔ دیدہ زیب اور اچھی خبریں اور مضامین سے مزین۔ اس کے سرورق پر ایک طرف حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر ہے۔ حضور مجلس عرفان سے خطاب فرما رہے ہیں اور دوسری طرف مانچسٹر کے بچے اور بچیاں خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ اور ایک اور تصویر میں ایک انگریز نو احمدی حضور سے ایک سوال دریافت کر رہے ہیں۔ مانچسٹر کی جماعت کے صدر مکرم انوار الحق صاحب ہیں۔ وہاں کے مربی مکرم محمد اکرم ملک صاحب ہیں۔ "الامان" کے اردو حصے کے ایڈیٹر مکرم عبدالباسط راجپوت صاحب اور انگریزی حصے کے ایڈیٹر مکرم جلیل احمد میاں صاحب۔ اور اس کی سرکولیشن کے ذمہ دار ہیں عمر شریف صاحب۔ پرچے میں متعدد مضامین اور ایک دو نظمیں شامل ہیں اور اس کے علاوہ مانچسٹر کے علاقے کی خبریں۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن و مربی انچارج و قائم مقام امیر جماعت یوکے کا ایک پیغام بھی شامل ہے۔ آپ کہتے ہیں "مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ مانچسٹر اپنے نئے مشن ہاؤس "دارالامان" کو اسی نام کا ایک تعلیمی اور تربیتی مجلہ شائع کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ادارہ میں بہت برکت دے اور منتظمین کو توفیق دے کہ جس نیک کام کا وہ آغاز کر رہے ہیں اس کو مستقل مزاجی کے ساتھ نہ صرف جاری رکھیں بلکہ قدم بقدم آگے بڑھاتے رہیں اور اے خدا تو ایسا ہی کر۔ مانچسٹر جماعت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ حال ہی میں حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مانچسٹر تشریف لا کر وہاں کے نئے وسیع و عریض مشن ہاؤس دارالامان کا افتتاح فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔ حضور کی تشریف آوری سے ساری جماعت میں بیداری کی ایک لہر پیدا ہو گئی اور خوشی سے ہر چہرہ تمتما رہا تھا۔ اس خوشی اور اعزاز کو پائیدار بنانا اب احباب جماعت کا فرض ہے جو اس طرح ممکن ہے کہ ہم حضور کے ارشادات پر دل و جان سے عمل پیرا ہوں اور ان نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں جن کی نشاندہی حضور انور کی طرف سے بار بار کی جا رہی ہے۔ ان نیک کاموں میں سرفہرست دعوت الی اللہ میں سرگرم عمل رہنا ہے۔ یہ ایک ایسی ذمہ داری ہے جس کی طرف حضور نے سب سے زیادہ توجہ دلائی ہے۔ یہ ایسی ذمہ داری ہے جو ہم میں سے ہر ایک کے کندھے پر عائد کی گئی ہے خواہ کوئی مرد ہو یا عورت نوجوان ہو یا بوڑھا۔ دعوت الی اللہ ایسا فریضہ ہے کہ ہر شخص کو اس کا مکلف ٹھہرایا گیا ہے۔ پس اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں احباب جماعت احمدیہ مانچسٹر اور نارتھ ویسٹ ریجن کے سب احباب جماعت سے ایک بار پھر عرض کرتا ہوں کہ اپنے پیارے امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات پر دل و جان سے عمل کریں۔ اپنی سستیوں اور کوتاہیوں کو دور کرتے ہوئے میدان دعوت الی اللہ میں دیوانہ وار اتر پڑیں۔ کہ یہی وہ بات ہے جو ہماری ہر خوشی اور ہر اعزاز کو دوام عطا کرے گی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

آغاز میں "اپنی باتیں" کے عنوان سے جو کچھ لکھا گیا ہے اسے ہم اداریہ بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ مدیر ہی نے لکھا ہے اور اس میں یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیشہ توفیق دی ہے اور آپ کے ہاتھوں میں "الامان" کا پہلا شمارہ ہے اس کا سہرا محترم ملک محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ کے سر ہی ہے انہوں نے دن رات محنت کر کے اس شمارہ کے اجراء کو ممکن بنایا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ اپنی تجاویز اور زیر نظر شمارہ کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار ضرور فرما دیں۔"

اس کے بعد بعض دیگر باتیں جن کا تعلق مانچسٹر کی جماعت سے ہے تحریر کی گئی ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور حضور کا ایک قصیدہ بھی شامل اشاعت ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی خبریں بھی اس رسالہ میں شامل کی گئی ہیں ایک نظم "گلہائے عقیدت" کے عنوان سے ہے جو لکھی تو محترمہ نعیمہ احمد صاحبہ نے تھی لیکن پڑھی محترمہ مریم کلیم اللہ مہر صاحبہ نے حضور انور کی موجودگی میں۔ انگریزی حصے میں بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات دیئے گئے ہیں۔ اپنے نئے مربی کا تعارف کرایا گیا ہے۔ حضور کا دورۂ مانچسٹر پیش کیا گیا ہے۔ اور مانچسٹر میں ایک وقار عمل کی تقریب کا ذکر ہے۔ اسی طرح مانچسٹر میں ایک اور میٹنگ کا بھی ذکر ہے۔ سارے ریجن کی خبریں یوں دی گئی ہیں کہ پہلے نارتھ ویلز پھر پریسٹن (PRESTON) پھر بلیک برن اور اس کے بعد مانچسٹر۔ اس شمارے میں مانچسٹر کا ایک نقشہ بھی دیا گیا ہے اور سب حضرات کو دعوت دی گئی ہے کہ آپ جب چاہیں مشن ہاؤس تشریف لائیں۔

اس پرچے کی تدوین و ترتیب کے لئے اور اشاعت کی خاطر جن دوستوں نے خدمات سرانجام دی ہیں ہماری طرف سے وہ اور مانچسٹر کی جماعت بلکہ مانچسٹر ریجن کی تمام جماعتوں کا ہر فرد مبارکباد کا مستحق ہے۔ خدا تعالیٰ اس کار خیر کو دوام بخشے اور مانچسٹر کی جماعت کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ نہ صرف اس جریدے کو جاری رکھے بلکہ اس کو بہتر سے بہتر بنانے کی مساعی میں مصروف رہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

(ن۔ س)

عطیۂ خون خدمت بھی عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

بقیہ: صہ ۵

نیک خاتون ہیں۔ انہوں نے اپنے خاوند مکرم غوری صاحب کی بھرپور خدمت کی۔ بالخصوص اس عمر میں اور وفات سے قبل بیماری میں مکرم غوری صاحب کا بھی اپنے اہل سے بہت پیار کا سلوک تھا۔ حسن معاشرت کا اچھا نمونہ تھے۔ کبھی بھی نہ پہلی بیگم سے اور نہ موجودہ بیگم سے کوئی ایسی بات سننے میں آئی جو حسن معاشرت کے خلاف ہو۔ مکرم غوری صاحب کی خوبیوں میں سے بلاشبہ یہ بھی ایک خاص خوبی تھی کہ وہ اپنے اہل کے ساتھ بہت فراخی اور نیک سلوک کے روادار تھے۔ اس بیگم سے ان کی ایک بیٹی ہے عزیزہ صالحہ جو مکرم عزیز لقمان صاحب ایک انگریز مخلص نو احمدی سے بیاہی ہوئی ہیں۔ پہلی بیگم سے بیٹی عزیزہ ثروت ہے۔

بے حد سکون ہوا جب یہ معلوم ہوا کہ محترم غوری صاحب جنہیں ان کے سارے عزیز اور ہم آغا جان کہہ کر پکارتے تھے کا انجام بخیر ہوا۔ ۳۱ر دسمبر ۹۱ء کو ہسپتال میں بوجہ بیماری داخل ہوئے۔ ۸۶ سال کی عمر تھی۔ آخری دنوں میں صبح و مسا دینی باتیں اور قرآنی دعاؤں کا ورد رکھا۔ آخری وقت تک جب تک ہوش و حواس درست رہے نماز باقاعدہ بستر پر ہی ادا کرتے رہے۔ اور اکثر وقت حضور اقدس امام جماعت احمدیہ (الرابع) کے متعلق دریافت کرتے کب آ رہے ہیں۔ ان کی یہ تمنا اور تڑپ تھی کہ حضور ان کا جنازہ پڑھائیں حضور ایدہ اللہ کی واپسی پر جب مکرم غوری صاحب کو علم ہوا۔ تو خود بھی اور محترمہ رضیہ بیگم غوری صاحب نے حضور اقدس کو ان کی بیماری کی اطلاع دی اور دعا کی خاص درخواست کی۔ حضور لندن واپسی پر ازراہ شفقت روزانہ خیریت معلوم کرتے رہے اور عیادت کروائی۔ دوائیاں تجویز کیں۔ آخری وقت آ چکا تھا۔ ۲۱ر جنوری کی شام بلاوے کی تعمیل میں اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

وفات سے پانچ دن پہلے اپنے بھائی عزیز مکرم محمد ناظم خان غوری صاحب کے گھر گئے اور ان کے پوتے عزیز خیام خان کو نہایت خوشخط لکھ کر یہ دعا دی۔ "........"

اللہ تعالیٰ آپ کو دین کا خادم بنائے
خاکسار محمد اکرم خان غوری
۲۵ر دسمبر ۹۱ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنازہ پڑھایا۔ نیروبی کے قبرستان بروک ووڈ میں تدفین ہوئی اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم وحید احمد خالد اور محترمہ ثروت جہاں خالد مقیم جرمنی کو مورخہ ۳ر جنوری ۹۳ء بیٹی سے نوازا ہے نومولودہ مکرم حمید احمد خالد صاحب انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ ربوہ کی پہلی پوتی اور حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑپوتی اور مکرم عبدالمجید خالد صاحب وائس پریذیڈنٹ نیشنل بنک آف پاکستان کی نواسی ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام "نائلہ وحید" عطا فرمایا ہے۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رانا محمد حنیف صاحب ساکن اورنگی ٹاؤن کراچی مورخہ ۱۲ر نومبر کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ وفات سے ایک ہفتہ قبل ہی آپ ربوہ تشریف لے گئے تھے۔ مورخہ ۱۳ر نومبر کو بعد مغرب مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے بیت المہدی گولبازار میں آپ کا جنازہ پڑھایا۔ جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ کراچی نے دعا کروائی۔

○ مورخہ ۲ر دسمبر ۹۹۲اء کو محترمہ امۃ العزیز صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ گوجرہ انتقال کر گئیں۔ محترمہ ایک عرصہ سے بعارضہ بلڈ پریشر اور شوگر بیمار چلی آ رہی تھیں۔ بہت ہی بلند ہمت اور صابرہ و شاکرہ خاتون تھیں آپ نے اپنے پیچھے چھ لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑے ہیں۔

آپ موصیہ تھیں، مگر آپ کی وصیت کے مطابق گوجرہ ہی کے قبرستان میں دفن کیا گیا ہے۔

○ مکرم مظفر احمد صاحب نصیر آباد ربوہ کے والد محترم اصلاح الدین سلہری صاحب ولد کریم بخش صاحب ۳۱ر دسمبر ۹۲ء کو شب آٹھ بجے وفات پا گئے ہیں۔ ان کا جنازہ بیت افضل میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی آپ نے بہاولنگر چک ۱۸۱ مراد میں بطور سیکرٹری اور زعیم انصار اللہ، کافی عرصہ کام کیا۔

احباب آپ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

○ محترم اختر علی طیب صاحب کراچی کی اہلیہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ مورخہ ۲۸ و ۲۹ر نومبر ۹۲ء کی درمیانی شب دو بجے رات بقضائے الٰہی حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے اس جہانِ فانی سے انتقال کر کے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ آپ ساکن چکریاں ضلع گجرات کی تھیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۶۸ سال تھی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

دعاؤں میں یاد رکھیں اور شکریہ

○ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ محترم اخوند فیاض احمد صاحب فرماتی ہیں :۔

میرے شوہر محترم اخوند فیاض احمد صاحب ابن محترم اخوند محمد اکبر صاحب مورخہ ۱۷ر نومبر ۹۲ء صبح پونے چار بجے دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے اپنے خالقِ حقیقی کو جا ملے (ہم خدا تعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔) اس اچانک حادثہ کی وجہ سے مجھ پر اور میرے بچوں پر صدمہ عظیم آن پڑا ہے۔ اس موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے لندن سے بذریعہ تار ہمارے دکھی دلوں کو سہارا دیا۔ اللہ تعالیٰ میرے پیارے امام کو جزا دے۔ اسی طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جملہ افراد خاندان اور خواتین نے خود میرے غریب خانہ پر تشریف لا کر اندرون و بیرون ممالک سے فون کر کے یا بذریعہ خطوط میری ڈھارس بندھائی۔ چھوٹی آپا جان بھی باوجود کمزوریٔ صحت کے تشریف لائیں۔ اسکے ساتھ ساتھ جملہ احباب جماعت نے بڑی ہمدردی اور محبت کا سلوک روا رکھا۔ خدا تعالیٰ ان سب کو اپنے رحم اور فضل سے نوازے۔

چونکہ بے شمار خواتین اور احباب نے اس صدمہ میں میری دلجوئی کی ہے اس لئے میں تہہ دل سے ان کی ممنون ہوں اور اب اس حالت میں نہیں کہ ہر ایک کو الگ الگ شکریہ کا خط لکھ سکوں۔ ان سب مہربانوں کو میرا سلام پہنچے۔ مجھے اور میرے بچوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خدا تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔

پتہ درکار ہے

محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالواحد صاحب سابق ساکن بلاک نمبر ۱۹، اکرام منزل دارالرحمت وسطی ربوہ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔

محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالخالق صاحب ساکن قادیان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ موصیہ کے والد مکرم حضرت پیر افتخار احمد صاحب ہیں اور مکرم پیر خلیل احمد صاحب موصیہ کے بھائی ہیں۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا کسی اور صاحب کو ان کا علم ہو تو ان کے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمادیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

بقیہ صفحہ ۱

کی حفاظت نہیں کیا کرتے تھے۔ ایک نتیجہ اس بخل کا اس دنیا میں نکلے گا اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ آسمانوں اور زمین کی ہر شے اللہ کی میراث ہے اور میراث کے ایک معنی لغت نے یہ بھی کئے ہیں کہ ایسی چیز جو بغیر کسی تکلیف کے حاصل ہو جائے۔ پس اللہ جو خالق ہے۔ رب ہے اور جس کی قدرت میں اور طاقت میں ہر چیز ہے جس کے کُن کہنے سے ساری خلق معرض وجود میں آئی ہے۔ کسی چیز کے پیدا کرنے یا اس کے حاصل کرنے میں اسے کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی اور جب ہر چیز اللہ ہی کی میراث اور ملکیت ہے تو جو شخص بھی اللہ کو ناراض کریگا وہ اس دنیا میں اموال کی برکت سے محروم ہو جائیگا یا کوئی اور دکھ اس کو پہنچایا جائے گا۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

بقیہ: صفحہ ۴

ہے کہ انسان ہمیشہ مذہب کے لئے لکھتے رہیں گے۔ اس کے لئے لڑتے رہیں گے اس کے لئے قتل کرتے رہیں گے۔ اس لئے مرتے رہیں گے لیکن آپ اس کے لئے جئیں۔

بقیہ: صفحہ ۳

آگے بڑھا رہے ہوتے ہیں۔ دراصل جو لوگ یورپ میں تبلیغ اسلام کے لئے جاتے ہیں ان کو وہ طریقے اور سلیقے نہیں آتے جن کے ذریعے یورپی لوگوں کو دین کی طرف بلایا جاتا ہے۔ الحمد للہ ہمارا طریق تبلیغ صوفیانہ انداز کا ہے۔ ہم نہ کسی دنیاوی شہنشاہ سے مدد لیتے ہیں اور نہ ہی کسی سیاسی گروہ سے امداد لیتے ہیں بس اللہ اور اس کے رسول کی مدد سے ہمارا کام جاری ہے۔ اسی کو تصوف کا طریقہ تبلیغ کہتے ہیں۔ پاکستان کی بعض تبلیغی جماعتیں نہ صرف تصوف سے نا آشنا ہیں بلکہ وہ تصوف کے خلاف ہیں۔ جو لوگ تصوف سے نا آشنا ہیں ان کے دلوں میں بغض، حسد اور سختی ہے۔ اور ان کے پاس دین اسلام کا پیغام پہنچانے کا قرینہ نہیں ہے۔ الحمد للہ غیر ممالک میں سینکڑوں غیر مسلم ہمارے سلسلہ سے منسلک ہو کر اپنے قلب و ذہن میں اسلام کو بٹھا کر اسے قبول کر رہے ہیں کیونکہ آپ یورپ میں لوگوں کو دماغ کے راستے دین کی طرف راغب نہیں کر سکتے۔ بلکہ اس مقصد کے لئے ان کے قلوب میں تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ اگر آپ عقل کے راستے ان کو متاثر کرنا چاہیں گے تو وہ عقل میں آپ سے بہت آگے ہیں اس لئے آپ کو ان کے دلوں تک پہنچنا ہوگا اسی لئے جن لوگوں نے وہاں تصوف کی بجائے صرف عقل کے زور پر تبلیغ اسلامی کی ہے ان کے کہنے پر جو لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے انہیں قلب حاصل نہیں ہوا۔ ہمارے ڈاکٹر فلاسفر اور مبلغ جو یورپ میں تبلیغ اسلام کے لئے جاتے ہیں وہ حکمت سے تبلیغ نہیں کر رہے ہیں۔ کیونکہ جب ہم کسی یہودی کو تبلیغ اسلام کر رہے ہوں تو ہمارا انداز کچھ اور ہوگا اور عیسائیوں کے لئے کچھ اور ہوگا۔ اس مقصد کے لئے ہمیں حضرت عیسیٰؑ کی ذات پاک سے مکمل تعارف ہونا چاہیئے۔ لہٰذا آج کے دور میں خصوصاً یورپ میں اگر کوئی شخص یا گروہ دین کی تبلیغ روحانیت سے ہٹ کر کرتا ہے اور حکمت کی بجائے سختی اپناتا ہے تو وہ نہ صرف تبلیغ کے طریقے نہیں جانتا بلکہ وہ اسلام کی صحیح تبلیغ نہیں کر سکتا۔ عیسائیوں کو صرف اسلامی تصوف اور صوفیاء کے طریقے سے ہی اسلام کی طرف لایا جا سکتا ہے۔

(روزنامہ جنگ ۲۲ر دسمبر ۱۹۹۲ء)
("جنگ" کے شکریہ کے ساتھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۶۔ جنوری

دھوپ نکلی ہوئی تو ہے لیکن
اس میں گرمی کا اہتمام نہیں
رات بھر بوند بوند ٹپکی ہے
پھر بھی برسات اس کا نام نہیں

○ بتایا گیا ہے کہ کراچی میں لسانی تنظیم کے دو گروپوں میں مسلح تصادم ہوا ہے سابق کونسلر سمیت ۵ افراد ہلاک ہو گئے ہیں ۶ افراد شدید زخمی ہوئے کہا جاتا ہے کہ فائرنگ کا سلسلہ رات گئے تک جاری تھا۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے نے پورے علاقے کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سابق کونسلر جلوس لے کر اپنے دفتر پہنچا تو دوسرے گروپ نے اس کے دفتر اور گھر پر فائرنگ شروع کر دی۔ سابق کونسلر کا بھائی بھی مارا گیا۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے متحارب گروہوں میں تصادم سے اتحاد کی بات چیت کو شدید دھچکہ لگے گا۔

○ سرکاری خبر کے مطابق عراق نے نو فلائی زون میں میزائل نصب کر دئے ہیں۔ امریکی محکمہ دفاع نے کہا ہے کہ طیارہ شکن میزائل ممنوعہ فلائی زون سے ملحق عراقی علاقے میں نصب کئے گئے ہیں۔

○ اگرچہ خصوصی عدالتوں کا آرڈی ننس قومی اسمبلی نے واپس لے لیا ہے لیکن حزب اختلاف نے کہا ہے کہ وعدے کے مطابق دونوں متنازعہ آرڈی ننس واپس لئے جانے چاہئیں صرف ایک آرڈی ننس کی واپسی پر خصوصی عدالتوں کا قانون ۱۹۷۵ء اپنی اصلی شکل میں بحال نہیں ہو گا۔ پی ڈی اے کے ظفر علی شاہ نے آرڈی ننس جاری کرنے کی وجوہات پر روشنی ڈالنے کا مطالبہ کیا تو وزیر قانون چوہدری غفور نے کہا کہ خصوصی کمیٹی کی رپورٹ کے بعد حکومت ترمیم واپس لے رہی ہے اس لئے بحث غیر ضروری ہے۔

○ سینیٹ میں اپوزیشن نے مطالبہ کیا ہے کہ بابری مسجد کی شہادت کو عالمی عدالت انصاف میں اٹھایا جائے۔ اور کہا گیا ہے کہ بھارت لیاقت نہرو معاہدے کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ یحیٰی بختیار نے یہ بھی کہا ہے کہ بابری مسجد کی شہادت پر ملک کے بعض عناصر کا رد عمل بھی قابل مذمت ہے۔

○ سینیٹ کے چیئرمین وسیم سجاد کیمیائی ہتھیاروں پر کنونشن میں شرکت کے لئے ۱۱۔ جنوری کو فرانس جائیں گے۔

○ پشاور میں تباہی پھیلانے کی خطرناک سازش ناکام بنا دی گئی۔ بتایا گیا ہے کہ درکشا سے ۲۵ دستی بم برآمد ہوئے۔ دہشت گرد نے خود کو ملیشیا فورس کا اہلکار ظاہر کیا اور فرار ہو گیا۔

○ بتایا گیا ہے کہ سعودی عرب میں ترقیاتی کاموں پر ½۵۲ ارب ڈالر خرچ کئے جائیں گے۔ اور تعمیرات صنعت اور زرعی منڈیوں کے لئے نجی شعبے کو بھی سرکاری فنڈ دئے جائیں گے۔

○ جمشید مارکر نے کہا ہے کہ پاکستان سلامتی کونسل میں ترقی پذیر ملکوں کے امن و ترقی کے لئے مؤثر کردار ادا کرے گا۔

○ عالمی بنک نے بتایا ہے کہ سب سے امیر اور خوشحال عوام سوئٹزرلینڈ کے ہیں۔ جاپان دوسرے نمبر پر مغربی جرمنی تیسرے نمبر پر امریکہ چوتھے نمبر پر اور پانچویں نمبر پر فرانس ہے۔ سب سے زیادہ اوسط عمر جاپان میں ہے اور سب سے کم خوراک ایتھوپیا والوں کو ملتی ہے۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ اگر اسرائیل نے ملک بدر فلسطینیوں کا اخراج ختم نہ کیا تو سلامتی کونسل سے مزید کارروائی کے لئے وہ سفارش کریں گے۔

○ روس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ خلیج میں اہم کردار ادا کرنے کا خواہشمند ہے۔ یہ بات روسی وزیر دفاع نے کہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ امارات کی دفاعی ضروریات پوری کریں گے۔ اور دفاعی شعبوں میں بھی تعاون کریں گے۔

○ ذوالفقار علی بھٹو کی سالگرہ کے موقعہ پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ اپنے باپ کے مشن کی تکمیل کے لئے کام کرتی رہیں گی۔ ملک کے مختلف حصوں میں ان کی سالگرہ منائی گئی۔ اور بعض شہروں میں اس سلسلے میں جلوس بھی نکالے گئے۔

○ ایم کیو ایم کے دو دھڑوں کے آپس میں جھگڑا کی وجہ سے دونوں دھڑوں کے علاقوں میں فوج متعین کر دی گئی ہے اور انہیں سخت ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ فتنہ فساد پیدا کرنے والوں سے پوری طاقت کے ساتھ نپٹیں۔ ایسا کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ دونوں دھڑے آپس میں لڑ پڑے ہیں۔ اور اس لڑائی کے نتیجہ میں بعض لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

○ صدر مملکت غلام اسحٰق خان نے کہا کہ ہمیں سائنس کی تعلیم حاصل کرنی چاہئے تاکہ ہم دوسروں پر اپنے انحصار کو ختم کر سکیں۔ جب تک ہم سائنس کی تعلیم میں خود کفیل نہیں ہو جاتے ہم غیروں کے محتاج رہیں گے۔ آپ انٹرنیشنل اڈوائزری بورڈ غلام اسحٰق خان انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے پہلے ورکشاپ سے افتتاحی تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان میں سائنس اور انجینئرنگ کی تعلیم لازمی امر ہے۔ اسی سے ہم اپنے مسائل حل کر سکتے ہیں۔

○ ارکان اسمبلی کی سفارشوں پر صوبائی محکموں میں بھرتیاں شروع ہو گئی ہیں۔ تحریری ہدایت میرٹ پر ملازمتیں فراہم کرنے کی ہے۔ محکموں کے سربراہ پریشانی کا شکار ہو گئے۔ بعض محکموں کے سربراہ ابھی تک حکومت کے واضح احکامات کے انتظار میں ہیں۔

○ بتایا گیا ہے کہ سرحد میں قائم ہونے والی نئی صنعتوں کو پانچ سال کے لئے کوئی مقامی ٹیکس نہیں دینا پڑے گا۔ بجلی کے اخراجات میں ۲۵ فی صد چھوٹ ملے گی۔ صنعتی قرضوں پر صرف ۲ فی صد مارک اپ دینا ہو گا۔ ۹۶ء تک سیل ٹیکس بھی لاگو نہیں ہو گا۔ یہ بات سرحد کے وزیر صنعت نے بتائی ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ½۸ بجے شام

FLU CURATIVE SMELL // فلو کیوریٹو سمیل
ٹیکے کی طرح زود اثر، عطر کی طرح بے ضرر
صرف سونگھنے سے زکام، نزلہ، کھانسی، گلے کی خرابی، ناک کی بندش، انفلوئنزہ اور نمونیہ وغیرہ نظام تنفس RESPIRATORY SYSTEM کی امراض بہت جلد اور بغیر تکلیف کے دور ہو جاتی ہیں۔ ایک شیشی پورے گھر کے لئے کافی ہے۔ قیمت -/۲۰ روپے
فلو کیوریٹو سمیل کے ساتھ چھ اور کیوریٹو سمیلز
(۱) برائے بخار (۲) مقوی قلب (۳) برائے نظام ہضم (۴) برائے جسمانی درد (۵) برائے ایمرجینسی (۶) برائے اصلاح مزاج و نفسیات، ملا کر سات کیوریٹو سمیلز کا پرس -/۱۵۰ روپے میں دستیاب ہیں۔ ڈاک خرچ -/۲۰ روپے۔
نوٹ: بہت سے کیوریٹو سمیلز میڈیکل اور نان میڈیکل سبھی کاروباری لوگ ہول سیل اور پرچون میں خرید اور بیچ سکتے ہیں۔ کمیشن معقول، لٹریچر فری۔
موجد راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل گولبازار ربوہ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

پتہ